زبانِ خلق

میرے غبار میں ہے پیچ و تاب کہتے ہیں!

جھوٹ کی نیّا ڈبو دی ہے

محترم و مکرم ——— السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" جون ۱۹۹۰ء کا شمارہ ملاحظہ کر کے قلبی مسرت ہوئی، الحمدللہ "نقیبِ ختم نبوۃ" کو ظاہری و باطنی علمی و ادبی ہر لحاظ سے دینی صحافت میں بلند مقام میسّر آگیا ہے۔ دینی حلقوں میں یہ واحد معیاری جریدہ ہے جس نے بہت جلد شہرت پائی ہے۔ خدا کرے اس کا حلقۂ اثر مزید بڑھے اور بڑھتا چلا جائے تاکہ سبائی اور رافضی پروپیگنڈہ اور مکر و فریب کی عکاس مصنوعی تاریخ اور کذب و افتراء کے سہاروں سے تاریخِ اسلام کے اوراق پر جو گرد و غبار ڈال کر حقیقت کو چھپانے کی کوششیں کی گئی ہیں اب ہر کہ و مہ پر عیاں ہو جائیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب چودہ صدیوں کے بعد قدرت حقائق کو تقیہ کے "ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ" سے نکالنا چاہتی ہے۔ الحمدللہ! اس کارِ خیر میں آپ کا کردار نمایاں ہے۔

فَسَوْفَ تَرٰی إِذَا انْكَشَفَ الْغُبَارُ ——— أَفَرَسٌ تَحْتَ رِجْلِكَ أَمْ حِمَارٌ

زیرِ نظر شمارہ میں سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے قلم سے "چک والی فتنہ ——— رفض اور باطنیت کا نیا روپ" اور حضرت مولانا قاضی شمس الدین مدظلہ العالی کے مقالہ "جاہلانہ وقاحت کی عالمانہ وضاحت" نے حیران کن گوشوں کی نقاب اُلٹ دی ہے کہ جناب قاضی مظہر حسین صاحب کو امام اہلِ سنت حضرت مولانا مفتی محمد اسحٰق صدیقی سندیلوی مدظلہ سے جو عداوت ہے وہ موصوف کی کتب سے واضح ہے مگر یہ جان کر مزید دکھ ہوا کہ انہوں نے خاندانِ امیر شریعت پر بھی خارجیت کی تہمت لگانے سے دریغ نہیں کیا۔ اس مقالہ نے قاضی مظہر حسین صاحب کی شدتِ مزاج اور اولوالعزم صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم سے بغض و عناد بلکہ شیعیت نوازی کا ثبوت بھی مہیّا کیا ہے۔ معلوم